سوال

(99) آپ ﷺ کو وسیلہ بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنایا جا سکتا ہے ؟ جیسے تمام لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے واسطہ یا وسیلہ ہیں جس طرح آدم علیہ السلام وسیلہ بنے تھے ۔ جو فضائل اعمال میں لکھا ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے آنکھ کھولی تو اللہ کے نام کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تھا ۔ آدم علیہ السلام نے اللہ کو اس نام کا واسطہ دیا تو ان کی بخشش ہو گئی ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یاد رہے وسیلہ کی دو قسمیں ہیں : ایک مشروع اور دوسری ممنوع پھر مشروع وسیلہ کی تین قسمیں ہیں :

(1) مومن کا اللہ سے وسیلہ چاہنا اس کی برتر ذات اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفات عالیہ کے ذریعہ ۔

(2) مومن کا وسیلہ چاہنا اپنے اعمال صالحہ کے ذریعہ ۔

(3) مومن کا اللہ تعالیٰ سے وسیلہ چاہنا اپنے حق میں مومن بھائی کی دعا کے ذریعہ ۔

اوران تینو ںقسموں کی مشروعیت پر بے شمار دلائل کتاب وسنت میں موجود ہیں ۔ اور تین قسمیں وسیلہ کی وہ ہیں جو ممنوع ہیں :

(1) کسی ذات اور شخص کو وسیلہ بنانا مثلاً کسی مخصوص آدمی کا نام لے کر کہے کہ اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں فلاں شخص کو وسیلہ بنا کر پش کرتا ہوں کہ تو اس کے وسیلہ سے میری حاجت پوری فرما دے! وسیلہ لینے والے کے دل میں فلاں شخص سے اس شخص کی ذات مراد ہو۔

(2) کسی کی جاہ حق حرمت اور برکت کا وسیلہ لینا مثلاً وسیلہ لینے والا کہے : اے اللہ! فلاں شخص کا تیرے پاس جو مرتبہ ہے اس کو وسیلہ بناتا ہوں یا فلاں شخص کا تجھ پر جو حق ہے اس کو وسیلہ بناتا ہوں یا اس شخص کی حرمت اور برکت کو وسیلہ بناتا ہوں کہ تو میری حاجت پوری فرما دے!

(3) کسی کے وسیلہ سے اللہ پر قسم کھانا مثلاً کہنے والا کہے : اے اللہ! فلاں شخص کے وسیلہ سے تجھ پر قسم کھاتا ہوں کہ تو میری حاجت پوری فرما دے!

ممنوع وسیلہ کو حلال سمجھنے والے انہی تین طریقوں پر وسیلہ لیتے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ تینوں ہی طریقے باطل اور اصول دین کے مخالف ہیں۔ (کتاب "مشروع اور ممنوع وسیلہ کی حقیقت")

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو وسیلہ بنانا جائز ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو وسیلہ بنانا جائز ہے کیونکہ اتباع عمل صالح ہے نیز یہ قصہ کہ آدم علیہ السلام نے خطاء کی معافی کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا وسیلہ لیا من گھڑت واقعہ ہے جس کی کوئی اصل نہیں اس میں راوی عبدالرحمن بن زید(قال البخاري ضعفه علي (ابن مدینی) جدا وانظر المیزان (٢/٥٦٤) وقال ابن سعد كان كثير الحديث ضعيفا جدا وقال ابو حاتم ليس بقوي وقال الطحاوي حديثه عند اہل العلم بالحديث في النهاية من الضعف وقال الحاكم وابو نعيم: روي عن ابيه احاديث موضوعة وقال ابن الجوزي اجمعوا علي ضعفه التهذيب رقم (٣٥٨) بالاتفاق ضعیف ہے کثرت سے غلطیاں کرتا ہے اور ابو حاتم بن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے عبدالرحمن بے خبری میں احادیث الٹ پھیر کے بیان کرتا تھا مرسل کو مرفوع بنا دیا اور موقوف کو مسند قرار دے دیا۔

خود امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الضعفاء" میں ان کو ضعیف قرار دیا ہے علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ حاکم نے اس روایت کو کیسے نقل کر دیا کہ جب کہ خود انہوں نے اپنی "المدخل" میں ذکر کیا ہے کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد سے موضوع احادیث کی روایت کرتے تھے۔ تاہم احادیث صحیحہ سے اور قرآنی شہادت سے ثابت یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کی خطاء ان کے استغفار و توبہ کی وجہ سے معاف ہوئی ہے نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو وسیلہ بنانے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قالا رَبَّنا ظَلَمنا أَنفُسَنا وَإِن لَم تَغفِر لَنا وَتَرحَمنا لَنَكونَنَّ مِنَ الخـٰسِرينَ ٢٣ ... سورة الاعراف

"ان دونوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گے" امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ اللہ کو اس کی ذات کے سوا کسی اور ذریعہ سے پکارے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص282

محدث فتویٰ